

50041- بھول کر روزہ افطار کرنے کا حکم

سوال

نفلی روزے میں بھول کر روزہ افطار کرنے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

امام بخاری اور امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو روزے کی حالت میں بھول کر کھاپی لے اسے روزہ پورا کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6669) صحیح مسلم حدیث نمبر (1155)

اسی طرح کفارہ اور قنّاء کے عدم وجوب کے کفارہ کی بھی صراحت وارد ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس نے رمضان میں بھول کر روزہ افطار کر لیا اس پر نہ تو قنّاء ہے اور نہ ہی کفارہ)۔

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (1999) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابن خزیمہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دارقطنی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس نے رمضان میں بھول کر کھلایا تو اس پر کوئی قنّاء نہیں)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے:

چاہے اس کی سند ضعیف ہے لیکن متابعت کے لیے صالح ہے، اس زیادہ کے ساتھ حدیث کا کم از کم درجہ حسن تک جا پہنچتا ہے جس کی بنا پر اس سے احتجاج کیا جاسکتا ہے، اس سے بھی کم درجہ کی بہت ساری احادیث سے بہت سے مسائل میں احتجاج کیا گیا ہے۔

اس کی تقویت اس سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے بھی اس کا فتویٰ دیا ہے اور اس میں کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی، جیسا کہ ابن منذر اور ابن حزم وغیرہ نے بیان بھی کیا ہے، جن میں علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں، اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کے بھی موافق ہے:

﴿ہاں پھلا اس چیز کی ہے جو فعل تمہارے دل کا ہو﴾۔ البقرة (225)۔

لہذا بھول چوک دل کا فعل نہیں، اور پھر یہ نمازیں عمداً کھانے سے نماز کے باطل ہونے پر قیاس کے بھی موافق ہے نہ کہ بھول کر کھانے سے نماز باطل ہوتی ہے، اور اسی طرح روزہ بھی بھول کر کھانے سے باطل نہیں ہوتا۔

حدیث میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت و مہربانی اور ان سے مشقت ختم کرنے اور شفقت کا بیان ہے۔ اہ بالا اختصار۔

اس لیے جمہور علماء کرام نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جو کوئی بھول کر کھاپی لے اس کا روزہ صحیح ہے، بلکہ اسے روزہ مکمل کرنا ہوگا اور اس کے ذمہ قضاء نہیں اور نہ ہی کفارہ ہوگا، احادیث کا عموم نفعی اور فرضی سب روزوں کو شامل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الام میں لکھتے ہیں :

جب کوئی روزے دار رمضان المبارک یا نذرا اور کفارہ یا کسی دوسرے واجب اور نفعی روزہ میں بھول کر کھاپی لے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا اس پر کوئی قضاء نہیں۔ اھ

دیکھیں کتاب الام للشافعی (2/284)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

اس میں جمہور کے مسلک کا استدلال پایا جاتا ہے کہ : جب کوئی روزہ دار بھول کر کھاپی لے یا بھول کر جماع کر لے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس قول کے قائلین میں امام شافعی، امام

ابو حنیفہ، داؤد رحمہم اللہ اور دوسرے بھی شامل ہیں۔ اھ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

مستطرفات یعنی دانائی کی باتوں میں یہ بھی ہے جسے عبدالرزاق نے عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے کہ :

ایک شخص ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے صبح روزہ رکھا لیکن بھول کر کھایا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، اس شخص نے کہا پھر میں ایک شخص کے پاس گیا تو بھول کر کھاپی لیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، وہ شخص پھر کہنے لگا میں ایک اور شخص کے پاس گیا تو بھول کر کھایا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے تو ایسا شخص ہے جو روزہ رکھنے کا عادی ہی نہیں۔

واللہ اعلم.